آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا

سفرِ معراج

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں دُرُود کی کثرت کرتا ہوں، میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پڑھنے کے لئے کتنا وقت مُقرَّر کروں؟ فرمایا: جتنا چاہو کرلو۔ میں نے عرض کی، چوتھائی؟ فرمایا: جتنا چاہو کرلو لیکن اگر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھو گے تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کی، نِصف؟ فرمایا: جتنا چاہو پڑھو، مگر زِیادہ پڑھو گے تو بہتر ہے۔ عرض کی، میں سارا وَقْت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھتا رہوں گا۔ فرمایا: پھر تو یہ عمل تُمہاری پریشانیوں کو کفایت کرے گا اور تمہاری مغفِرت کا سبب بن جائے گا۔ مستد

رک،کتاب التفسیر، باب اکثر و اعلیّ الصلوٰۃ ... الخ، ۱۹۸/۳ ، رقم: ۳۶۳۱ ملتقطاً

بیٹھتے، اُٹھتے، جاگتے، سوتے ہو الٰہی مِرا شِعار دُرُود
رُوئے انور پہ نور بار سلام زُلفِ اطہر پہ مُشکبار دُرود
اُس مہک پہ شمیم بیز سلام اُس چمک پر فروغ بار دُرود
اُن کے ہر جلوہ پر ہزار سلام اُن کے ہر لمعہ پر ہزار دُرود
سر سے پا تک کروڑ بار سلام اور سراپا پہ بے شُمار دُرود

(ذوقِ نعت، ص۸۶-۸۷)

مختصر وضاحت: یعنی اے ربِّ کریم! مجھ پر ایسا کرم فرمادے کہ میں بیٹھتے، اٹھتے، جاگتے، سوتے الغرض ہر وقت دُرُودِ پاک پڑھنا ہی میرا معمول بن جائے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور پر روشن سلام اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاکیزہ گیسوئے مبارکہ پر خوشبودار دُرُود ہو۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر سے نکلنے والی خوشبو پر خوشبو بکھیرنے والا سلام اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی چمک پر نور برسانے والا دُرُود ہو ۔ جانِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر جلوے پر ہزار سلام اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر چمک پر ہزار بار دُرُود ہوں۔ سَر سے پاؤں تک آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر کروڑ بار سلام اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پورے جسمِ انور پر بے شمار دُرُود ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیْر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

1 ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی ... الخ، ۱۸۵/۶ ، حدیث: ۵۹۴۲

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عظیم و بابَرکت رات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج 1439 سنِ ہجری کے رَجَبُ الْمُرَجَّب کی 27ویں رات یعنی شبِ معراج ہے، اللہ کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ایک مرتبہ پھر ہمیں عظیمُ الشّان فضائل و برکات والی یہ مُقدَّس رات نصیب فرمائی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج کی رات وہ عظیم اور جگمگاتی رات ہے کہ جس میں ہمارے آقا، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایک عظیم مُعْجِزہ عطا ہوا۔ **آج کی رات** تمام فِرشتوں کے سردار حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ اَقدس میں اِنتہائی تیز رفتار سُواری **بُراق** لے کر حاضر ہوئے، فِرشتوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دُولہا بنایا، نہایت اِحترام کے ساتھ بُراق پر سُوار کیا گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آناً فاناً **مَکّۂ مُکَرَّمہ** سے **بَیْتُ الْمَقْدِس** پہنچے، سارے نبیوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِستقبال کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سارے نبیوں کی اِمامت فرمائی، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سارے

آسمانوں کی سیر فرمائی اور اُس کے عجائبات دیکھے، **آج کی رات آپ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہر ہر آسمان پر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقات فرمائی، **آج کی رات آپ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی پر بھی گئے، اِس مقام پر پہنچ کر جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے آگے جانے سے مَعْذِرَت کرلی، **آج کی رات آپ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُس مقام پر بھی پہنچے جہاں عَقْل و خِرَد کی بھی رسائی نہیں، **آج کی رات آپ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو خصوصی اِنعامات عطا ہوئے، **آج کی رات آپ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو ابتداءً **50 نمازوں کا تحفہ** اللہ کریم کی بارگاہ سے عطا ہوا، جو تخفیف کے بعد پانچ (5) نمازوں کی صورت میں ہم پر فَرْض کیا گیا، **آج کی رات آپ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّت اور دوزخ کو ملاحظہ فرمایا، **آج کی رات آپ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک کا قُربِ خاص حاصِل ہوا، **آج کی رات آپ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے سر کی آنکھوں سے ربِّ کریم کا دِیدار کیا۔

الغرض معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے سَفرِ معراج کو بَیان کرنے کا حق کون ادا کرسکتا ہے؟ بہرحال نہایت ہی توجُّہ اور دِلجمعی کے ساتھ سُنئے، رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبّت دِل میں مزید اُجاگر ہوگی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

سفرِ معراج کا خلاصہ

"تفسیرِ صِراطُ الجنان" جلد 5 صَفْحہ 414 اور 415 پر ہے: معراج کی رات حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو معراج کی خوشخبری سُنائی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُقَدَّس سینہ کھول کر اُسے آبِ زَمْ زَم سے دھویا، پھر اُسے حکمت و اِیمان سے بھر دیا۔ اِس کے بعد تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بُراق (نامی سُواری) پیش کی اور انتہائی اِکرام و اِحترام کے ساتھ اُس پر سُوار کرکے مسجدِ اقصیٰ کی طرف لے گئے۔ بَیْتُ الْمَقْدِس میں نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام انبیاء و مُرسَلِین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

کی اِمامت فرمائی۔ پھر وہاں سے آسمانوں کی سیر کی طرف مُتَوَجّہ ہوئے، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے باری باری تمام آسمانوں کے دروازے کُھلوائے، پہلے آسمان پر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام ، دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، تیسرے آسمان پر حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام، چوتھے آسمان پر حضرت ادریس عَلَیْہِ السَّلَام، پانچویں آسمان پر حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت و ملاقات سے مُشَرَّف ہوئے، اُنہوں نے حُضورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عزّت و تکریم کی اور تشریف آوری کی مبارک بادیں دیں، حتّٰی کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف سیر فرماتے اور وہاں کے عجائبات دیکھتے ہوئے تمام مُقَرَّبین کی آخری منزل سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی تک پہنچے۔ اِس جگہ سے آگے بڑھنے کی چونکہ کسی مُقَرَّب فِرِشتے کی بھی مجال نہیں ہے، اِس لئے حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آگے ساتھ جانے سے مَعْذِرَت کرکے وہیں رہ گئے، پھر مقامِ قُربِ خاص میں حُضور پُرنُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ترقّیاں فرمائیں اور اُس قربِ اعلیٰ میں پہنچے کہ جس کے تَصَوُّر تک مخلوق کے اَفکار و خیالات بھی پرواز سے عاجز ہیں۔ وہاں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر خاص رحمت و کرم ہوا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنعاماتِ اِلٰہیہ اور مخصوص نعمتوں سے سرفراز فرمائے گئے، زمین و آسمان کی بادشاہت (Kingship) اور اُن سے افضل و برتر عُلوم پائے۔ اُمّت کے لئے نمازیں فَرْض ہوئیں، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بعض گناہگاروں کی شفاعت فرمائی، جنّت و دوزخ کی سیر کی اور پھر دنیا میں اپنی جگہ واپس تشریف لے آئے۔ (تفسیرِ صراطُ الجنان، ۵/ ۴۱۴-۴۱۵ ملخصًا)

دے دیئے تم کو اپنے خزانے ربِّ عزّت ربِّ عُلا نے
دونوں جہاں کی نعمت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

عرشِ عُلا پر ربّ نے بُلایا اپنا جلوۂ خاص دِکھایا
خَلْوَت والے جَلْوَت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

تخت تمہارا عرش خدا کا مُلکِ خدا ہے مِلک تمہارا
ربّ کی اعلیٰ خِلافت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

تم کو دیکھا حق کو دیکھا آپ کی صورت اُس کا جلوہ
اچھی اچھی صُورت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

چشمِ سَر نے حق کو دیکھا دل نے حق کو حق ہی جانا
اے حقّانی صورت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

(سامانِ بخشش، ص۸۰ تا ۸۳)

اللہ کی عنایت مرحبا معراج کی عظمت مرحبا اَقْصیٰ کی شوکت مرحبا
بُراق کی قسمت مرحبا بُراق کی سُرعت مرحبا نبیوں کی اِمامت مرحبا
آقا کی رِفْعت مرحبا آسماں کی سِیاحت مرحبا مکینِ لامکاں کی عظمت مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! سُنا آپ نے! رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سَفرِ معراج کس قدر عظمتوں اور عنایتوں سے بھرپور تھا، جس میں قدم قدم پر رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ربِّ کریم کی کئی عظیمُ الشّان نشانیاں مُلاحَظہ فرمائیں، یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سینۂ

مبارکہ کو عظیمُ الشّان پانی یعنی زم زم شریف سے غسل دے کر اُس میں حکمت کو بھرا گیا۔ ہو سکتا ہے کہ کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ اَطہر کو غُسل دینے کے لئے دیگر پانیوں کے بجائے زَم زَم شریف کو ہی کیوں منتخب فرمایا گیا؟

حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس کی حکمت کو بَیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت اُمِّ ہانی بنتِ اِبی طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے گھر سو رہے تھے، مَلائکہ (فِرِشتے) یہاں سے جگا کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حَطیم کعبہ میں لائے، ابھی تک آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اُونگھ طاری تھی پھر یہاں غُسل دیا، دُنیاوی دُولہا کے جسم کو غُسل دیا جاتا ہے، حُضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایسے انوکھے دولہا ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دل کو بھی غُسل دیا گیا۔ آبِ زَمْ زَم دوسرے پانیوں (Waters) سے افضل ہے کہ حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَامُ کے قدم سے جاری ہوا ہے، اِس لئے یہ پانی اُس غُسل کے لئے مُنْتَخَب ہوا۔ اِیمان و حکمت اُنڈیل کر حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سِینہ بھر دیا پھر اُسے سی دیا، حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قَلْب شریف میں اِیمان و حکمت پہلے ہی سے موجود تھا، یہ بھی (اِیمان و حکمت کی) زیادَتی فرمانے کے لئے ہوا۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۱۵۲ ملخصاً)

(نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا) سینۂ پاک پہلے ہی نورانی تھا اب نُوْرٌ عَلٰی نُور ہو گیا، سونا جنّتی تھا، پانی زَمْ زَم، جنّتی سونے کی لگن (یعنی برتن) میں حرم کا پانی شریف، سُبْحٰنَ اللہ سونے پر سُہاگہ ہے ۔(مرآۃ المناجیح، ۸/ ۱۳۶ ملخصاً) اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

اُتار کر اُن کے رُخ کا صدقہ یہ نُور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سُورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے

وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گِرا تھا پانی کَٹورے تاروں نے بھر لیے تھے

بچا جو تلووں کا اُن کے دھووَن بنا وہ جنّت کا رنگ و روغن   جنھوں نے دُولھا کی پائی اُترن وہ پُھول گلزارِ نُور کے تھے

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۱)

مختصر وضاحت: (شبِ معراج) نُور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخِ روشن کا صَدَقہ اُتار کر نُور کی خَیرات تقسیم کی جارہی تھی، چاند سورج اِس قدر روشن ہونے کے باوُجود مچل مچل کر پیشانیِ مُصْطَفٰے کی خیرات مانگ رہے تھے۔ معراج کی رات رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غُسْل شریف کا مبارَک پانی ستاروں نے اپنے دامن میں محفوظ کرلیا تھا، آج اُسی پانی کا حُسن و جمال روشنی کی صورت میں ستاروں سے ظاہر ہورہا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں کے تلووں کے بچے ہوئے دھووَن سے جنّت کو رَنگ و روغن کیا گیا، جنہیں شبِ اَسراء کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَقْدَس سے بَرَکتیں لینے والے لباسِ مبارَک سے فَیض مِلا وہ پھول نورانی باغ بن گئے تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُراق کی شان و شوکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معراج کی رات نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مختلف سُواریوں پر سفر فرمایا اور لامکان تک جا پہنچے، جیسا کہ نُور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود اِرشاد فرماتے ہیں: (معراج کی رات) میرے پاس ایک سفید رنگ کا جانور لایا گیا، جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا، جسے **بُراق** کہا جاتا ہے، وہ اپنی اِنتہائی نظر پر اپنا ایک قدم رکھتا، میں اُس پر سُوار کیا گیا۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء، حدیث: ۴۱۱، ص۸۷)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: چونکہ اُس کی رفتار (Speed) بجلی کی طرح تیز ہے اور وہ چمک دار سفید رنگ کا ہے

،اِس لئے **بُراق** کہتے ہیں، اُس پر حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم معراج میں بھی سُوار ہوئے اور قِیامت میں بھی سُوار ہوں گے۔ خیال رہے کہ ہر نبی کا جنّت میں ایک بُراق ہو گا سُواری کے لئے مگر حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا بُراق سب سے اعلیٰ ہو گا، وہ یہی بُراق ہے۔

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: (حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:) میں خود سُوار نہ ہوا بلکہ سُوار کیا گیا، جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو سُوار کیا، رِکاب جنابِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے تھامی اور لگام میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے پکڑی، اِس شان سے دُولہا کی سُواری چلی۔ خیال رہے کہ حُضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا بُراق پر سُوار ہونا اِظہارِ شان کے لئے تھا جیسے دُولہا گھوڑے پر ہوتے ہیں براتی پیدل اور گھوڑا خِراماں خِراماں (آہستہ آہستہ) چلتا ہے، بُراق کی یہ رفتار بھی خِراماں (آہستہ) تھی۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۱۳۷ ملخصًا)

سفر معراج کی مبارک سُواریاں

اِمام عَلَائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: معراج کی رات حُضورِ اَنْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُواریاں پانچ (5) طرح کی تھیں: (1) (مکّے سے) بَیْتُ الْمَقْدِس تک بُراق پر، (2) بَیْتُ الْمَقْدِس سے آسمانِ دنیا تک نُور کی سیڑھیوں پر، (3) آسمانِ اوّل سے ساتویں آسمان تک فِرِشْتوں کے بازوؤں پر، (4) ساتویں آسمان سے سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی تک حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کے بازو پر اور (5) سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی سے مقامِ قَابَ قَوْسَیْن تک رَفْرَف پر۔ (روح المعانی، پ۱۵، الاسراء، تحت الایۃ: ۱، ۱۵/ ۱۴)

سفر معراج کی منزلیں

علّامہ شِہابُ الدّین محمود آلُوسی بغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بَیْتُ الْمَقْدِس سے مقامِ قابَ قَوْسَین تک پہنچنے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے دس (10) منزلیں طے فرمائیں: (1) پہلا آسمان (2) دوسرا آسمان (3) تیسرا آسمان (4) چوتھا آسمان (5) پانچواں آسمان (6) چھٹا آسمان (7)

ساتواں آسمان (8) سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی (9) مقامِ مُسْتَوٰی جہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قلمِ قدرت کے چلنے کی آوازیں سُنیں اور (10) عرشِ اعظم۔(روح المعانی، پ۱۵، الاسراء، تحت الآیۃ: ۱، ۱۵/۱۵ ملخصاً)

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے مشہورِ زمانہ نعتیہ دیوان **"وسائلِ بخشش"** میں سَفرِ معراج کے حَسین لمحات کی منظر کشی کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

ہیں صَف آرا سب حُور و مَلَکْ اور غِلماں خُلد سجاتے ہیں
اِک دُھوم ہے عَرشِ اعظم پر مہمان خدا کے آتے ہیں

ہے آج فلک روشن روشن، ہیں تارے بھی جگمگ جگمگ
محبوب خدا کے آتے ہیں محبوب خدا کے آتے ہیں

قربان میں شان و عظمت پر سوئے ہیں چین سے بستر پر
جبریلِ امیں حاضر ہوکر معراج کا مژدہ سُناتے ہیں

جبریلِ امین بُراق لئے جنت سے زمیں پر آپہنچے
بارات فرشتوں کی آئی معراج کو دولہا جاتے ہیں

ہے خُلد کا جوڑا زیبِ بدن رحمت کا سجا سہرا سر پر
کیا خوب سُہانا ہے منظر معراج کو دولہا جاتے ہیں

یہ عِزّ و جلال اللہ! اللہ! یہ اَوج و کمال اللہ! اللہ!
یہ حُسن و جمال اللہ! اللہ! معراج کو دولہا جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۸۶-۲۸۷)

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا	اَقْصیٰ کی شوکت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفْعت	مرحبا	آسماں کی سِیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنت کا مشاہدہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سفرِ معراج میں رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جہاں اللہ پاک کی دیگر کئی بڑی بڑی نشانیوں کو دیکھا، وہیں اِس مبارک سفر (Journey) کی ایک خاص بات یہ بھی تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ربِّ کریم کی ایک عظیمُ الشّان نشانی یعنی جنّت اور وہاں موجود نعمتوں کو بھی اپنی مبارک

آنکھوں سے مُلاحظہ فرمایا۔ آیئے! سُنتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وہاں کیا کیا مُلاحظہ فرمایا، چنانچہ

عالیشان جنّتی محل

حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک بار امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رِسالت میں عَرْض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے بھی بتایئے کہ معراج کی رات آپ نے جنّت میں کیا کیا دیکھا؟ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: اے اِبنِ خطّاب! اگر میں تمہارے درمیان اِتنا عَرصہ رہوں جتنا عَرصہ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قوم میں رہے اور پھر میں تمہیں وہ جنّتی واقعات و مشاہدات بتاؤں تو بھی وہ ختم نہ ہوں۔ لیکن اے عُمَر! جب تم نے مجھ سے یہ پوچھ ہی لیا ہے کہ مجھے بھی جنت کے بارے میں بتایئے تو پھر میں تمہیں وہ بات بتاتا ہوں جو تمہارے علاوہ میں نے کسی کو نہ بتائی۔ (سُنو!) میں نے جنّت میں ایک ایسا عالیشان محل (Palace) دیکھا جس کی چوکھٹ جنّتی زمین کے نیچے تھی اور اُس کا اُوپر والا حِصّہ عَرش کے درمیان میں تھا۔ میں نے جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: اے جبریل! کیا تم اِس عالیشان محل کے بارے میں جانتے ہو جس کی چوکھٹ جَنّتی زمین کے نیچے اور اُوپری حِصّہ عَرش کے درمیان میں ہے؟، جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عَرْض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں نہیں جانتا۔ میں نے پھر پوچھا: اے جبریل! اِس محل کی روشنی تو ایسی ہے جیسے دنیا میں سُورج کی روشنی، چلو یہی بتادو کہ اِس تک کون پہنچے گا اور اِس میں کون رہائش اِختیار کرے گا؟ تو جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عَرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اِس محل میں وہ رہے گا جو صرف حق بات کہتا ہے، حق بات کی ہدایت دیتا ہے، جب اُسے کوئی حق بات کہتا ہے تو وہ غُصّہ نہیں کرتا اور اُس کا حق پر ہی اِنْتِقال ہوگا۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! کیا تمہیں اُس کا نام معلوم ہے؟ عَرْض کی: جی ہاں! یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ ایک ہی شخص تو ہے۔ میں نے پوچھا: اے

جبریل! وہ ایک شخص کون ہے؟ عرض کی: حضرت عُمَر بن خطّاب (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)۔

یہ سُن کر امیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر رِقت طاری ہو گئی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ غش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے۔ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں: اِس واقعے کے بعد ہم نے امیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چہرے پر کبھی ہنسی نہ دیکھی حتّٰی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دنیا سے تشریف لے گئے۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل الصحابہ، الجزء: ۶، ۱۲/ ۲۶۴، حدیث: ۳۵۸۳۳ ملتقطاً)

خدا اُن کا محمد مُصْطَفٰے فاروقِ اعظم کا
خدا کے فضل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا

ہے بے شک سب سے اُونچا مرتبہ فاروقِ اعظم کا
پس صِدّیقِ اکبر مُصْطَفٰے کے سب صحابہ میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سونے کا محل

حضرت سَیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: (شبِ معراج) جب میں جنّت میں داخل ہوا تو سونے سے آراستہ ایک محل کے پاس سے میرا گزر ہوا۔ میں نے پوچھا: "**لِمَنْ ھٰذَا الْقَصْرُ** یہ محل کس کا ہے؟" فِرِشتوں نے عَرض کی: "**لِرَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ** یہ ایک عَرَبی نوجوان کا ہے۔" میں نے کہا: "**اَنَا عَرَبِیٌّ** میں عَرَبی ہوں۔" فِرِشتوں نے عرض کی: "**لِرَجُلٍ مِنْ قُرَیْشٍ** یہ ایک قَرَشی نوجوان کا ہے۔" میں نے کہا: "**اَنَا قُرَشِیٌّ** میں قَرَشی ہوں"، فِرِشتوں نے عَرض کی: "**لِرَجُلٍ مِّنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ** یہ اُمّتِ محمدیہ کے ایک شخص کا ہے۔" میں نے کہا: "**اَنَا مُحَمَّدٌ** محمد تو میں ہوں۔ فِرِشتوں نے عرض کی: "**لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ** یہ محل عُمَر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہے۔" نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "**فَاَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَہٗ فَاَنْظُرَ**

اِلَیْہِ، فَذَکَرْتُ غَیْرَتَکَ تو میں نے چاہا کہ میں اُس محل میں داخل ہو جاؤں تا کہ اُسے دیکھ سکوں مگر مجھے تمہاری غیرت یاد آگئی۔" یہ سُن کر امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عرض کرنے لگے: "بِاَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللہ، اَعَلَیْکَ اَغَارُ؟ یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا میں آپ پر بھی غیرت کروں گا۔" (ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص۔۔۔الخ، ۵/۳۸۵، حدیث: ۳۷۰۹ملتقطاً) (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب ۔۔۔الخ، ۲/۵۲۵، حدیث: ۳۶۷۹)

صحابہ اور اَہلِ بَیْت کی دل میں مَحَبَّت ہے — بفیضانِ رضا میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا
رہے تیری عطا سے یاخدا! تیری عنایت سے — ہمارے ہاتھ میں دامن سدا فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُوروں کا سلام

حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: معراج کی سیر کے دوران میں جنّت کے "بَیْدَخ" نامی مقام میں داخل ہوا جہاں موتیوں، سبز زَبَرجد اور سُرخ یاقوت کے خیمے (Tents) ہیں۔ حُوروں نے کہا: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ" یعنی اے اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ پر سلامتی ہو۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کیسی آواز ہے؟ اُنہوں نے عَرض کی: یہ خیموں میں پردہ نشین (حُوریں) ہیں۔ اُنہوں نے آپ پر سلام پیش کرنے کے لئے اپنے ربّ کریم سے اِجازت طلب کی، اللہ پاک نے اُن کو اِجازت دے دی تو وہ کہنے لگیں: ہم راضی رہنے والی ہیں ہم کبھی ناراض نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی کُوچ نہ کریں گی۔ اِس پر نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پارہ 27 سورۂ رحمٰن کی آیت نمبر 72

تلاوت فرمائی:

حُوۡرٌ مَّقۡصُوۡرٰتٌ فِی الۡخِیَامِ ﴿ۚ۷۲﴾ ترجمۂ کنزالایمان: حُوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین۔

(پ۲۷، الرحمٰن: ۷۲)

(البعث والنشور للبیہقی، باب ماجاء فی صفۃ الحور العین، ص ۲۱۵، حدیث: ۳۴۰)

مدّت سے جو اَرمان تھا وہ آج نِکلا

حُوروں نے کیا خوب نظارہ شَبِ معراج

(قبالۂ بخشش، ص ۶۷)

جنّتی نہریں اور پرندے

حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: (معراج کی رات) میرا داخلہ جنّت میں ہوا، میں نے دیکھا کہ اُس کے سنگریزے موتیوں کے اور اُس کی مِٹّی مُشک کی تھی، (1) پھر چار (4) نہریں دیکھیں، ایک پانی کی جو تبدیل نہیں ہوتا، دوسری دُودھ کی جس کا ذائقہ نہیں بدلتا، تیسری شَراب کی جس میں پینے والوں کے لئے صرف لذّت ہے (نشہ بالکل نہیں)، چوتھی نہر پاکیزہ اور صاف سُتھرے شہد (Honey) کی۔ جنّت کے پرندے اُونٹوں کی طرح تھے، اُس میں اللہ کریم نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسے ایسے اِنْعامات تیّار کر رکھے ہیں، جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی انسان کے دِل میں اِس کا خیال گزرا۔ (2)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سفر معراج کے دوران آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جنّت کی سیر کے دلنشین لمحات کو الفاظ کا جامہ پہناتے ہوئے لکھتے ہیں:

---

(1)... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ذکر ادریس علیہ السلام، ۲/۴۱۷، الحدیث: ۳۳۴۲، ملتقطاً

(2)... دلائل النبوۃ للبیہقی، جماع ابواب المبعث، باب الدلیل... بالافق الاعلیٰ، ۲/۳۹۴

وہ بُرجِ بَطحا کا ماہ پارہ بِہِشْت کی سَیر کو سِدھارا
چمک پہ تھا خُلد کا سِتارہ کہ اِس قَمر کے قدم گئے تھے

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۷)

شعر کی وضاحت: معراج کی رات وادیِ مکّہ کے چاند صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب جنّت کی سیر کو تشریف لے گئے تو جنّت کے مُقدّر کا ستارہ چمک اُٹھا، کیونکہ جنّت میں ماہتابِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک قدم جو لگ رہے تھے۔

سُرُورِ مَقْدَم کی روشنی تھی کہ تابِشوں سے مَہِ عَرَب کی
جِناں کے گُلشن تھے جھاڑ فَرشی جو پُھول تھے سب کنول بنے تھے

(حدائقِ بخشش، ۲۳۷)

شعر کی وضاحت: جب ماہِ عرب، محبوبِ ربّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جنّت میں آمدِ باسعادت ہوئی تو روشنی ہی روشنی پھیل گئی، عَرَب کے چاند صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخِ روشن سے پھُوٹنے والی روشنی سے جنّت کے پھول بھی خوب، خوب کِھل رہے تھے۔

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا	اَقصیٰ کی شوکت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعَت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفْعت	مرحبا	آسماں کی سِیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسکول میں مدنی درس دینے کی برکت

مدینۃُ الاولیاء (ملتان شریف) کے مقیم اسلامی بھائی مدنی ماحول سے وابستگی سے پہلے اپنی زندگی کے قیمتی لمحات فضولیات میں برباد کررہے تھے جس کا انہیں ذرا بھی احساس نہ تھا، دِینی معلومات سے

ناواقف، کرکٹ کے شیدائی، گانے، باجوں اور فلموں، ڈراموں کے جنون کی حد تک شوقین تھے۔ نامحرم عورتوں سے میل جول ان کے نزدیک باعثِ شرم نہ تھا، ان کی زندگی میں تبدیلی کچھ اس طرح سے آئی کہ خوش قسمتی سے انہیں اسکول میں کچھ ایسے دوستوں کی صحبت میسر آئی جو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے، سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے سفید لباس میں ملبوس وہ اسلامی بھائی انہیں نہایت بھلے معلوم ہوتے تھے، اپنی کلاس میں درس دینا اور درس کے بعد انتہائی محبت سے ملاقات کرکے انفرادی کوشش کے ذریعے نیکی کی دعوت دینا ان کا روزانہ کا معمول تھا، وہ اسلامی بھائی ان کے اخلاق و کردار سے بے حد متاثر ہو چکے تھے، میٹرک کا امتحان دینے کے بعد انہیں بھی درس دینے کا شوق ہوا اور انہوں نے بھی درس دینا شروع کردیا۔ رفتہ رفتہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل پڑھنے کا معمول بن گیا جس کی برکت سے دل کی دنیا بدل گئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نگاہیں جھکا کر دِھیمی آواز سے گفتگو کرنے کی عادت بن گئی اور وہ بھی سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجا کر سنّتوں کا خوب خوب چرچا کرنے لگے۔

مقبول جہاں بھر میں ہو "دعوتِ اسلامی" صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار! مدینے کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امامُ الانبیاء تم ہو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَفرِ معراج کا ایک پہلو (Aspect) یہ بھی ہے کہ ہمارے پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِس رات تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمائی، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: میں اُس (بُراق) پر سُواری کرتا ہوا بَیْتُ الْمَقْدِس تک پہنچا اور جس جگہ اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی سُواریوں کو باندھتے تھے، وہاں میں نے اُس کو باندھ

دِیا پھر میں مسجدِ (اَقصٰی) میں داخِل ہوا اور اُس میں دو رَکعت نماز ادا کی۔[1]

مشہور ولیِ کامِل حضرت عَلّامہ مَولانا مَخْدوم محمد ہاشِم ٹَھٹھوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس نماز میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اِمام تھے۔[2] (کیونکہ) پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ عالی کے اِظْہار کیلئے بَیْتُ الْمَقْدِس میں تمام اَنْبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جمع کِیا گیا تھا۔[3] جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہاں تَشْرِیف لائے تو اُن سب حضرات نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ کر خُوش آمدید کہا اور نماز کے وَقْت سب نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اِمامت کے لئے آگے کِیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمائی۔[4]

نمازِ اَقصٰی میں نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِمامت فرمانے کے اِس ایمان افروز لمحے کی منظر کشی کرتے ہوئے امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے نعتیہ دِیوان **"وسائلِ بخشش"** میں تحریر فرماتے ہیں:

اَقصٰی میں سُواری جب پہنچی جِبْرِیل نے بڑھ کے کہی تکبیر نبیوں کی اِمامت اب بڑھ کر سُلطانِ جہاں فرماتے ہیں
وہ کیسا حَسیں منظر ہو گا جب دولہا بنا سَرور ہو گا عُشّاق تصوُّر کر کر کے بس روتے ہی رہ جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۸۷-۲۸۸)

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا	اَقصٰی کی شوکت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعَت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفْعت	مرحبا	آسماں کی سِیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

1... مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللہ... الخ، ص۸۷، حدیث ۴۱۱، ملتقطا
2... سیرۃ سید الانبیاء، ص۱۲۸ ملخصاً
3... نسائی، کتاب الصلاۃ، باب فرض الصلاۃ... الخ، ص ۸۱، حدیث: ۴۴۸ ملخصاً
4... معجم اوسط، من اسمہ علی، ۳/۶۵، حدیث: ۳۸۷۹ ملخصاً

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیا خُوب نماز ہے کہ تمام اَنبیاء ورُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مُقْتَدِی، ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِمام اور پہلا قبلہ جائے نماز ہے، یقیناً کائنات میں ایسی نماز پہلے کبھی نہیں ہوئی، آسمان نے ایسا نظّارہ کبھی نہیں دیکھا۔ بہر حال آج شَبِ اَسْرٰی کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اوّل اور آخِر ہونے کا راز (Secret) بھی کُھل گیا، اِس راز سے بھی پردہ اُٹھ گیا اور معنٰی روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئے، کیونکہ آج آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو کہ سب سے آخری رسول ہیں، پہلے کے اَنبیاء اور رسل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمارہے ہیں۔ اِسی راز کو بَیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنَّت، مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

نمازِ اَقْصٰی میں تھا یہی سِرّ، عِیاں ہوں مَعنِیِ اوّل آخِر کہ دَست بستہ ہیں پیچھے حاضِر، جو سلطنت آگے کر گئے تھے[1]

مختصر وضاحت:

شبِ معراج مسجدِ اقصیٰ میں حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام انبیائے کرام و رُسُلِ عُظّام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جو نماز پڑھائی، اِس میں یہی راز تھا کہ پہلے اور آخری کا فرق واضح ہو جائے، جو انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پہلے اپنی نُبُوّتوں کے ڈنکے بجاگئے تھے، وہ سارے کے سارے ہاتھ باندھ کر رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے کھڑے تھے اور اِمامت کا تاج، شبِ معراج، **شبِ اسریٰ کے دُولہا** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عطا ہوا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"مجلس تقسیمِ رسائل"

---

1 . . . حدائقِ بخشش، ص ۲۳۲

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ معراج کی مزید برکتوں کو پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر خدمتِ دِین کے کاموں میں مشغول ہو جائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شعبہ جات میں دینِ مَتِیْن کی خدمت میں مصروف ہے، اِنہی شعبہ جات میں سے ایک **"مجلسِ تقسیمِ رسائل"** بھی ہے۔ اِس مجلس کا کام گھر گھر، دَفْتر دَفْتر، دُکان دُکان، اسکولز، کالجز، یُونیورسٹیز اور جامِعات و مَدارِسِ اہلسنّت میں سارا سال شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی دیگر کُتُب و رَسائل وغیرہ کی ذاتی طور پر حَسْبِ اِسْتِطاعت اور مُخَیَّر اسلامی بھائیوں سے ترکیب بنا کر تقسیم کرنے کی ترکیب بنانا ہے۔

مجلسِ تقسیمِ رَسائل کے اسلامی بھائی بِالخُصُوص دعوتِ اسلامی والوں کو اور بِالعُمُوم ہر عاشِقِ رَسُول کو یہ ذِہْن دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ اِس حَدیثِ پاک **"تَهَادَوْا تَحَابُّوْا"** ایک دوسرے کو تُحْفہ دو آپس میں مَحبَّت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، ۲/۴۰۷، حدیث: ۱۷۳۱) پر عمل اور نیکی کی دعوت عام کرنے کی نِیَّت سے ہر ماہ مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ کم اَزْ کم 12 عدد کُتُب و رسائل ذاتی رَقْم سے خَرِید کر اپنے رِشْتے داروں، قَرِیبی دُکانداروں، طَلبہ و اَساتذہ وغیرہ میں تَقْسِیم کریں، مَرحُومین کے اِیصالِ ثَواب کے لئے تیجہ، دَسْواں، چالیسواں، بَرسی وغیرہ کے مَواقع پر بھی رَسائل پر مَرحُومین کے نام ڈَلوا کر مُفْت (Free) تقسیم کی ترکیب بنایا کریں۔ مجلسِ تقسیمِ رسائل کے ذِمّہ داران خُوشی و غَمی (مثلاً شادی، فَوتگی، چہلم و عُرس وغیرہ)، تکلیف و آزمائش (مثلاً بے روزگاری، بے اَوْلادی، گھریلو ناچاقی اور بیماری وغیرہ)، اِس کے علاوہ، اِجتماعِ یومِ رضا، اِجتماعِ مِیلاد، جُلُوسِ مِیلاد، اجتماعِ غوثیہ، اِجتماعِ یومِ غریب نواز، شَبِ بَرَاءَت، اجتماعِ معراج، شَبِ قَدْر، رمضان اِعتکاف، اَعْراسِ بُزرگانِ دِیْن، رُکنِ شوریٰ، نگرانِ کابینہ کا بَیان، مَدَنی مشورہ، سفرِ مدینہ، بچے کی وِلادَت، عَقِیقہ، ہفتہ وار اِجتماع، مدنی مذاکرہ

اجتماع،OB Van اجتماعات، نمازِ جُمعہ وغیرہ کے مَواقع پر تقسیمِ رَسائل کی خُوب ترغیب دِلاتے ہیں۔لہٰذا ہم سب بھی خُوب خُوب تقسیمِ رَسائل کا اِہْتمام کریں اور ڈھیروں ثَواب کمائیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عالَمِ مَلَکُوت کی سیر فرما کر اور اللہ پاک کی نشانیوں کو مُلاحَظہ فرما کر آسمان سے زمین پر تشریف لائے، بَیْتُ الْمَقْدِس میں داخِل ہوئے اور بُراق پر سُوار ہو کر مَکَّۂ مُکَرَّمہ کے لیے روانہ ہوئے۔ راستے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بَیْتُ الْمَقْدِس سے مکّے تک تمام منزِلوں اور قُرَیْش کے قافلوں کو بھی دیکھا۔اِن تمام مَراحِل کے طے ہونے کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجدِ حرام میں پہنچ کر چونکہ ابھی رات کا کافی حِصّہ باقی تھا، آرام فرما ہو گئے۔

اِس دِلرُبا منظر کا نقشہ کھینچتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **"حدائقِ بخشش"** میں تحریر فرماتے ہیں:

خدا کی قُدرت کہ چاند حق کے کروروں منزل میں جلوہ کرکے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نُور کے تڑکے آلیے تھے

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۷)

مختصر وضاحت: یعنی اللہ پاک کی شان دیکھئے کہ اللہ کریم کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تھوڑی ہی دیر میں کروڑوں منزلوں پر اپنا جلوہ دکھا کر واپس بھی تشریف لے آئے، ابھی تک ستارے اِسی طرح چمک رہے تھے اور اُن کے سائے بھی نہ بدلے تھے۔

صُبح کو جب بیدار ہوئے اور رات کے واقعات کا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قُریش کے سامنے تذکرہ فرمایا تو سرداران قُریش کو سخت تَعَجُّب ہوا یہاں تک کہ بعض بد باطِنوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَعَاذَ اللہ جھوٹا کہا اور بعض نے مختلف سُوالات(Questions) کیے، چونکہ اکثر سرداران قُریش نے بار بار بَیْتُ الْمَقْدِس کو دیکھا تھا اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کبھی بھی بَیْتُ الْمَقْدِس نہیں گئے ہیں، اِس لیے اِمتحان کے طور پر اُن لوگوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بَیْتُ الْمَقْدِس کے دَرو دِیوار اور اُس کی محرابوں وغیرہ کے بارے میں سُوالات کی بوچھاڑ شُروع کر دی۔ اُس وَقت اللہ پاک نے فوراً ہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ نُبُوَّت کے سامنے بَیْتُ الْمَقْدِس کی پُوری عمارت کا نقشہ پیش فرما دیا۔ چُنانچہ کُفّارِ قُریش آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُوال کرتے جاتے تھے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عمارت کو دیکھ دیکھ کر اُن کے سُوالوں کے ٹھیک ٹھیک جوابات دیتے جاتے تھے۔ (سیرت مصطفی، ص۷۳۵ ملخصًا)

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

سرِ عَرش پر ہے تِری گزر دلِ فرش پر ہے تِری نظر
مَلَکُوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عِیاں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۹)

مختصر وضاحت: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! عَرش کے اُوپر بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا آنا جانا ہے اور زمین بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ ناز میں ہے، زمین و آسمان کی کوئی بھی چیز آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوشیدہ نہیں۔

اللہ کی عنایت مرحبا معراج کی عظمت مرحبا اَقْصیٰ کی شوکت مرحبا
بُراق کی قسمت مرحبا بُراق کی سُرعت مرحبا نبیوں کی اِمامت مرحبا
آقا کی رِفْعت مرحبا آسماں کی سِیاحت مرحبا مکینِ لامکاں کی عظمت مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعۂ مِعْراج کی تصدیق میں اِیمان کا اِمْتحان ہے کہ مُخْتَصَر سی گھڑی میں بیداری کے عالَم میں جسم شریف کے ساتھ آسمان و عَرشِ اَعظم تک بلکہ عَرش سے بھی اُوپر لامکان تک تشریف لے جانا عَقْل سے بالاتر ہے، اِسی وَجہ سے وہ لوگ جن کے دل **نُورِ اِیمان** سے خالی تھے اُنہوں نے اِس عظیم واقعے کو نہ صرف جُھٹلایا بلکہ طرح طرح سے اِس کا مذاق بھی اُڑایا لیکن جن کے دلوں میں یقینِ کامل کا چراغ روشن تھا وہ کسی بھی پریشانی اور شک کا شکار نہیں ہوئے اور بغیر کسی دلیل کے اِس مُعْجِزے کو تسلیم کرلیا، جیسا کہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا **صِدِّیقِ اکبر** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں آتا ہے، چنانچہ

تصدیقِ مِعْراج کرنے والے صحابی

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: جب حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مسجدِ حرام سے **مسجدِ اَقصیٰ** کی سیر کرائی گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسری صُبح لوگوں کے سامنے اِس مکمل واقعے کو بَیان فرمایا، (کچھ) کفّار وغیرہ دوڑتے ہوئے امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: کیا آپ اِس بات کی تصدیق (Testify) کرسکتے ہیں جو آپ کے دوست نے کہی ہے کہ اُنہوں نے راتوں رات مسجدِ حرام سے مسجدِ اَقصیٰ کی سیر کی؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پوچھا: کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے واقعی یہ بَیان فرمایا ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو فرمایا: لَئِنْ كَانَ قَالَ ذٰلِكَ لَقَدْ صَدَقَ یعنی اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ اِرْشاد فرمایا ہے تو یقیناً سچ ہی فرمایا ہے اور میں اُن کی اِس بات کی بِلا جھجک تصدیق کرتا ہوں۔ اُنہوں نے کہا: کیا آپ اِس حیران کُن بات کی بھی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ رات میں بَیْتُ الْمَقْدِس گئے اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آگئے؟ فرمایا: جی ہاں! میں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آسمانی خبروں کی بھی صُبح و شام تصدیق کرتا ہوں۔ جو یقیناً اِس بات

سے بھی زِیادہ حَیران کُن اور تعجُّب والی بات ہے۔پس اِس واقعے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ **"صِدّیق"** مشہور ہوگئے۔ (مستدرک،کتاب معرفة الصحابة، باب ذکر الاختلاف فی امر خلافة...الخ، ۴/۲۵، حدیث:۴۵۱۵)

اَمیرُ الْمُؤمِنِیں ہیں آپ اِمَامُ الْمُسْلِمِیں ہیں آپ | نبی نے جنَّتی جن کو کہا صِدّیقِ اکبر ہیں
سبھی اَصحاب سے بڑھ کر مُقرَّب ذات ہے اُن کی | رَفیقِ سَرْوَرِ اَرْض و سَما صِدّیقِ اکبر ہیں
عُمَر سے بھی وہ افضل ہیں وہ عثماں سے بھی ہیں اعلیٰ | یقیناً پیشوائے مُرتضیٰ صِدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۶۵-۵۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَجَبُ الْمُرَجَّب کا بابَرَکت مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہے۔پھر عنقریب شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے مبارک مہینے کی بھی جلوہ گری ہونے والی ہے۔جس کی پہلی تاریخ کو مُحدِّثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار اَحمد چِشتی قادِری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عُرس منایا جاتا ہے۔آیئے!اِسی مُناسبت سے مُحدِّثِ اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرتِ مُبارَکہ کی چند جھلکیاں مُلاحظہ فرمایئے،چنانچہ

سیرتِ مُحدِّثِ اعظم پاکستان

مُحدِّثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار اَحمد چِشتی قادِری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مَشرقی پنجاب (ہند) میں 1321 ہجری بمطابق 1903ء میں پیدا ہوئے جبکہ یکم شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 1382ھ بمطابق 29 دسمبر 1962ء میں وِصال فرمایا۔آپ کے والِدِ ماجد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شُمار علاقے کے معروف اور معزّز افراد میں ہوتا تھا،آپ کی عظمت و بزرگی میں آپ کی والِدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کی دُعاؤں کا بھی عمل دخل تھا،آپ کی والِدہ اکثر فرمایا کرتی تھیں کہ میرا یہ لاڈلا بچہ عظیم شَخْصِیَّت کا مالک بنے گا۔

مُحدِّثِ اعظم پاکستان کے اوصاف

مُحَدِّثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار اَحمد چِشتی قادِری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بچپن عام بچوں سے مختلف تھا، آپ بچپن ہی سے دِینی باتوں میں دلچسپی (Interest) رکھتے تھے۔ جب چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو والِدِ ماجِد کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھنے چلے جاتے۔ ذِکرو اَذکار اور نعت خوانی کا ایسا ذَوق تھا کہ عُموماً چلتے پھرتے نعتیں پڑھتے اور ذِکْرُ اللہ کیا کرتے۔ سُننے والے حَیران ہو جاتے کہ اِس عُمر میں ایسا ذَوق و شوق۔ (حیاتِ محدثِ اعظم، ص۲۷تا۳۰ملخصاً وملتقطاً)

عبادت میں، رِیاضت میں، تلاوت میں لگا دے دل رَجَب کا واسِطہ دیتا ہوں فرما دے کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۹۸)

مُحَدِّثِ اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حیاتِ مبارَکہ کے روشن پہلوؤں سے مزید بَرَکتیں حاصِل کرنے کے لیے مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ رِسالہ **"فَیضانِ مُحَدِّثِ اعظم پاکستان"** کا مُطالَعہ فرمائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِسی مہینے کی 2 تاریخ کو کروڑوں حَنَفیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا عُرس شریف منایا جاتا ہے۔ آیئے! اِسی مُناسَبت سے آپ کی سیرتِ مُبارَکہ کے چند گوشوں کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔

سیرتِ امامِ اعظم

حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کپڑے کا کاروبار کیا کرتے تھے اور کاروبار میں دیانتداری اور مسلمانوں کی خیر خواہی کا خُوب خیال رکھا کرتے تھے، آپ کا نامِ نامی اسمِ گِرامی نعمان ہے، 70 ہجری میں عِراق کے شہر کُوفہ میں پیدا ہوئے، 80 سال کی عُمر میں 2 شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 150 ہجری میں وِصالِ ظاہری فرمایا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ چاروں اِماموں رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِین میں سب سے بُلند مرتبہ ہیں، کیونکہ آپ تابعی ہیں۔ **"تابِعی"** اُس (خوش نصیب انسان) کو کہتے ہیں: **"جس نے ایمان کی حالت میں کسی صحابی سے ملاقات کی ہو اور ایمان ہی پر اس کا خاتمہ ہوا۔"** (منتخب

حدیثیں، ص۲۵ ملخصاً)

سیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مختلف رِوایات کے تحت چند صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کا شَرَف حاصل کیا ہے اور بعض صحابہ عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان سے براہِ راست سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارشادات بھی سُنے ہیں۔ (اشکوں کی برسات، ص۳،۲)

سَیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اوصاف

حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رَمضانُ المُبارک اور عِیدُ الْفِطر میں 62 قرآنِ کریم ختم کرتے (ایک دن کو، ایک رات کو، ایک تراویح کے اندر سارے ماہ میں اور ایک عِید کے روز) آپ سخاوت فرمانے والے، عِلْم سِکھانے والے، اللہ پاک کا خوف رکھنے والے، حُقُوقُ الْعِباد کا خیال رکھنے والے، عَفْو و دَرگزر سے کام لینے والے، فُضول باتوں سے بچنے والے اور تقویٰ و پرہیزگاری جیسی خوبیوں کے مالک تھے۔ (اشکوں کی برسات، ص ۸ ملخصاً)

جو بے مثال آپ کا ہے تقویٰ، تو بے مثال ہے آپ کا فتویٰ
ہیں عِلْم و تقویٰ کے آپ سنگم، امامِ اعظم ابو حنیفہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۳)

حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت و کردار کے بارے میں مزید معلومات کیلئے اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا رِسالہ "اَشکوں کی برسات" مکتبۃُ المدینہ سے طلب کرکے خُود بھی مُطالَعہ (Study) کیجئے اور شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں امامِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اِیصالِ ثواب کے لیے دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

☆ شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام آسمانوں کی سیر فرمائی۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمائی۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقاتیں فرمائیں۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ربِّ کریم کی بڑی بڑی نشانیوں کو مُلاحظہ فرمایا۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّت اور اُس میں موجود نعمتوں کو بھی مُلاحظہ فرمایا۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنت میں حضرت عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عالیشان جنّتی محل کو بھی دیکھا۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جنّتی حُوروں نے سلام عَرْض کیا۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بَیْتُ الْمَقْدِس سے مکّے تک تمام منزِلوں اور قُرَیْش کے قافِلوں کو بھی ملاحظہ فرمایا۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوّل و آخِر ہونے کا راز کُھلا۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لامکاں کی سیر فرمائی۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بغیر کسی واسطے کے اللہ کریم کے دیدار سے فیضیاب ہوئے۔

اللہ کریم شبِ معراج کے طفیل ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے اور ہمیں بِلا حساب وکتاب داخلِ جنت فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُناہوں سے بچنے کا ایک بہترین ذریعہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونا، ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر، مدنی انعامات پر عمل اور دعوتِ اسلامی کے تحت پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے اعتکاف میں شرکت کرنا بھی ہے۔ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَك کی آمد آمد ہے اور اس ماہِ مُبارک کی برکتوں کے تو کیا کہنے! اس ماہِ رحمت میں عبادت و تلاوت اور ذِکْر و دُرُود کی کثرت کرکے اپنے نامۂ اعمال میں کثیر نیکیاں لکھوانے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ گُناہوں سے خُود کو بچانے اور دن رات نیکیوں میں بسر کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تحت پورے ماہِ رمضان کے اِعْتکاف میں شرکت کی نہ صرف خود نِیَّت کریں بلکہ دیگر اسلامی بھائیوں پر اِنْفرادی کوشش کرکے انہیں بھی تیار کریں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: مَنِ اعْتَكَفَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیَّت سے اعتِکاف کیا، اس کے پچھلے تمام گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر ص۵۱٦ الحدیث ۸۴۸۰)

یا خدا ماہِ رمضاں کے صدقے	سچّی توبہ کی توفیق دیدے
نیک بن جاؤں جی چاہتا ہے	یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص136)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکے تو ہر سال ورنہ زندگی میں کم اَز کم ایک بار تو پورے ماہِ رَمضانُ المبارک کا اِعتکاف کر ہی لینا چاہیے۔ ہمارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم خُصُوصاً رَمضان شریف میں عبادت کا خُوب اہتِمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ ماہِ رَمضان ہی میں شبِ قَدْر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے، لہٰذا اس مُبارک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار پُورے ماہِ مبارک کا اعتِکاف فرمایا اور یُوں بھی مسجِد میں رہنا بہُت بڑی سَعادت ہے اور مُعتکِف کی تو کیا ہی بات ہے کہ وہ رِضائے اِلٰہی پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مَشاغِل سے فارِغ کرکے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: اعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہِر ہیں، کیونکہ اس میں بندہ اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کیلئے مُکمَّل طور پر اپنے آپ کو اللہ پاک کی عبادت میں مصروف کردیتا ہے اور دُنیا کی ان تمام مصروفیات سے کنارہ کَش ہوجاتا ہے جو اللہ پاک کے قُرب کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں، مُعتکِف کے تمام اَوْقات حقیقۃً یا حکماً نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا انتِظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے)۔ اعتِکاف کا اَصلِ مقصد جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے، مُعتکِف ان (فِرشتوں) سے مُشابَہت رکھتا ہے جو اللہ پاک کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اُسے بجا لاتے ہیں، مُعتکِف ان کے ساتھ مُشابَہت رکھتا ہے جو شب و روز اللہ پاک کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، ۱/ ۲۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دَورانِ اِعتکاف نیکیاں کرنے کے کس قدر مَواقع ملتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت رَمضانُ الْمُبارک میں اعتکاف کے نظام کو مُنَظَّم کرنے کیلئے **کئی مجالس و ذمہ داران** کا باقاعدہ تقرر کیا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ نہ صرف پاکستان بلکہ دُنیا بھر کے مختلف ممالک کی سینکڑوں مساجِد میں پورے ماہِ رَمَضانُ المبارک اور آخری عَشرے میں اِجْتِماعی اِعْتِکاف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اِن میں ہزارہا اسلامی بھائی مُعْتَکِف ہوکر پنج وقتہ نماز باجماعت اَدا کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر نفل عبادات کی سعادت بھی پاتے ہیں، اس کے علاوہ اعتکاف میں وُضو و غسل، نماز و روزہ اور دیگر شرعی

مسائل بھی سکھائے جاتے ہیں، روزانہ 2 مدنی مُذاکروں کے ذریعے **شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کئے گئے سُوالات کے دِلچسپ اور علم و حکمت سے بھرپُور جوابات سے **معلومات** کا ڈھیروں خزانہ بھی ہاتھ آتا ہے۔ کئی مُعْتَکِفِین رَمَضَانُ المبارک ختم ہونے پر چاند رات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تربیَت کے مَدَنی قافلوں کے مُسافِر بھی بن جاتے ہیں۔ کئی خوش نصیب عاشقانِ رمضان مختلف مدنی کورسز مثلاً "**اِصلاحِ اعمال کورس، 12 مدنی کام کورس، فیضانِ نماز کورس، اِمامت کورس، مُدرس کورس، مدنی تربیتی کورس**" وغیرہ کرنے کی بھی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
سُنَّتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
فضلِ ربّ سے گناہوں کی کالک دُھلے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
نیکیوں کا تمہیں خوب جذبہ ملے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
بھائی گر چاہتے ہو "نمازیں پڑھوں" مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
نیکیوں میں تمنّا ہے "آگے بڑھوں" مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
تم کو راحت کی نعمت اگر چاہیے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص640)

مدنی عطیات کی ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مسجد بھرو مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کی دُنیا بھر میں دُھوم دھام ہے، دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے کم و بیش **104 شعبہ جات** میں مدنی کام کر رہی ہے، صرف **جامعۃ المدینہ** (للبنین وللبنات)، **مدرسۃ المدینہ** (للبنین و للبنات) اور **مدنی چینل** کے سالانہ اخراجات کروڑوں نہیں اربوں روپے میں ہیں۔ **جامعۃ المدینہ** (للبنین) کے ذریعے اب تک ہزاروں عُلمائے کرام تیار ہوئے اور اپنی خدمات کو مختلف شعبہ جات میں

پیش کر کے دِینِ اسلام کی سربُلندی میں اپنا حصہ شامل کیے ہوئے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو بِلا معاوضہ تجوید و مخارج کے ساتھ درست تلاوتِ قراٰنِ کریم سکھانے کے لئے **مدرسۃ المدینہ بالغان اور مدرسۃ المدینہ بالغات** جبکہ مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو حفظ و ناظرہ کی تعلیم دینے کے لئے **مدرسۃ المدینہ للبنین اور مدرسۃ المدینہ للبنات** قائم ہیں، جن جن مقامات پر قرآنِ کریم پڑھانے والے بآسانی دستیاب نہیں ہوتے وہاں کے لئے **مدرسۃ المدینہ آن لائن** کا بھی سلسلہ ہے۔ کئی مدارسُ المدینہ میں مدنی مُنّوں کو قیام وطعام کی سہولت بھی دستیاب ہے۔ غیر رہائشی مدارس المدینہ میں 8 گھنٹے کا دورانیہ ہوتا ہے جبکہ 1 اور 2 گھنٹے کے جُزْ وقتی (Part Time) مدارسُ المدینہ بھی اپنی مدنی بہاریں لُٹا رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس وقت **ملک و بیرونِ ملک** کم و بیش **2734** مدارس المدینہ قائم ہیں، جن میں **تقریباً 128737** (ایک لاکھ اٹھائیس ہزار سات سو سینتیس) **مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں زیرِ تعلیم ہیں** جبکہ اساتذہ سمیت **کل مدنی عملے** (اسٹاف) کی تعداد تقریباً **7268** (سات ہزار دو سو اڑسٹھ) ہے۔ **2017ء میں تقریباً 5229** (پانچ ہزار دو سو اُنتیس) **مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں** نے **حفظِ قرآن** اور تقریباً **20580** (بیس ہزار پانچ سو اسّی) نے **ناظرہ قرآنِ کریم** پڑھنے کی سعادت حاصل کی، اب تک کم و بیش **74329** (چوہتّر ہزار تین سو اُنتیس) **مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں حفظِ قرآن** جبکہ تقریباً **215882** (دو لاکھ پندرہ ہزار آٹھ سو بیاسی) **ناظرہ قرآنِ پاک** پڑھنے کی سعادت پا چکے ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ آن لائن** میں دُنیا بھر سے تقریباً **7 ہزار** طلبہ و طالبات پڑھ رہے ہیں۔ ان کو پڑھانے والوں کی تعداد **تقریباً 633** جبکہ **مدنی عملے** (ناظمین، مُفتشین وغیرہ) کی تعداد تقریباً **140** ہے۔ **ملک و بیرونِ ملک** تقریباً **13853 مدرسۃ المدینہ بالغان** اور ان میں پڑھنے والے تقریباً **89043** جبکہ مدرسۃ المدینہ بالغات میں پڑھنے والیوں کی تعداد تقریباً **63 ہزار** سے زائد ہے۔ ☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **ملک و بیرونِ ملک** جامعۃ المدینہ کی **526 شاخیں** قائم ہیں، جن میں **42770** (بیالیس ہزار سات سو ستر) سے زائد طلبہ و طالبات **درسِ نظامی** (عالم کورس) کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں جبکہ **6871** (چھ ہزار آٹھ سو اِکہتّر) **طلبہ و طالبات**

درسِ **نظامی مکمل** کر چکے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے **زکوٰۃ و صدقات اور مدنی عطیات** دینے کے ساتھ ساتھ اپنے رِشتے داروں، پڑوسیوں **اور** دوستوں پر اِنفرادی کوشش کر کے انہیں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل بتا کر ان سے بھی **مدنی عطیات** جمع کیجئے۔

آیئے ہم بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ پانے کے لیے **صدقے کے فضائل** پر مشتمل آٹھ (8) احادیثِ مبارکہ سنتے ہیں۔

1. صَدقہ بُرائی کے ستّر (70) دروازے بند کرتا ہے۔ [1]
2. ہر شخص (بروزِ قیامت) اپنے صَدقے کے سائے میں ہو گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمادیا جائے۔ [2]
3. بے شک صَدقہ کرنے والوں کو صَدقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بلاشبہ مسلمان قیامت کے دن اپنے صَدقے کے سائے میں ہو گا۔ [3]
4. بیشک صَدقہ ربّ کریم کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔ [4]
5. صبح سویرے صَدقہ دو کہ بلا صَدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔ [5]
6. بے شک مسلمان کا صَدقہ عمر بڑھاتا اور بُری موت کو روکتا ہے اور اللہ پاک اس کی برکت

---

1. المعجم الکبیر، ۴/۲۷۴، حدیث: ۴۴۰۲
2. المعجم الکبیر، ۱۷/ ۲۸۰، حدیث: ۷۷۱
3. شُعَبُ الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۲، حدیث: ۳۳۴۷
4. ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء فی فضل الصدقۃ، ۲/ ۱۴۶، حدیث: ۶۶۴
5. شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۴، حدیث: ۳۳۵۳

سے صَدقہ دینے والے سے بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت دور کر دیتا ہے۔(1)

7. جو اللہ پاک کی رِضا کی خاطِر صَدقہ کرے تو وہ (صَدقہ) اس کے اور آگ کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔(2)

8. نماز (ایمان کی) دلیل ہے، روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے اور صَدقہ خطاؤں کو یوں مِٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔(3)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فتاویٰ رضویہ جلد 23، صفحہ نمبر 152 پر فضائلِ صدقات کی احادیث ذکر فرما کر ان فضائل کا **25 مدنی پھولوں میں** اس طرح احاطہ فرماتے ہیں: ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو مسلمان اس عمل میں نیک نیت (اور) پاک مال سے شریک ہوں گے انہیں کرمِ الٰہی و انعامِ حضرتِ رسالت پناہی تَعَالٰی ربُّه، وَتَكَرَّمَ وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم (یعنی اللہ پاک کے کرم اور بارگاہِ رسالت سے ملنے والے انعام کی برکت) سے **25 فائدے** ملنے کی اُمید ہے:

(۱) بِاِذْنِهٖ تَعَالٰی (اللہ پاک کی عطا سے) بُری موت سے بچیں گے، ستّر (70) دروازے بُری موت کے بند ہوں گے۔ (۲) عُمریں زیادہ ہوں گی۔ (۳) ان کی گنتی بڑھے گی۔ (۴) رِزق کی وُسعت، مال کی کثرت ہوگی، اس کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے۔ (۵) خیر و برکت پائیں گے۔ (۶) آفتیں بلائیں دور ہوں گی، بُری قضا ٹلے گی، ستّر (70) دروازے بُرائی کے بند ہوں گے، ستّر (70) قسم کی بلا دُور ہوگی۔ (۷) ان کے شہر آباد ہوں گے۔ (۸) شکستہ حالی دور ہوگی۔ (۹) خوفِ اندیشہ زائل اور اطمینانِ خاطر حاصل ہوگا۔ (۱۰) مددِ الٰہی شامل ہوگی۔ (۱۱) رحمتِ الٰہی ان کے لیے واجب ہوگی۔ (۱۲) ملائکہ اُن پر درود بھیجیں

---

1. المعجم الکبیر، ۲۲/۱۷، حدیث: ۳۱
2. مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۳/ ۲۸۶، حدیث: ۴۶۱۷
3. ترمذی، ابواب السفر، باب ماذُکر فی فضل الصلاۃ، ۲/ ۱۱۸، حدیث: ۶۱۴

گے۔(۱۳) رضائے الٰہی کے کام کریں گے۔(۱۴) غضبِ الٰہی ان پر سے زائل ہو گا۔(۱۵) ان کے گناہ بخشے جائیں گے، مغفرت ان کے لئے واجب ہو گی، اُن کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔(۱۶) خدمتِ اہلِ دین میں صدقہ سے بڑھ کر ثواب پائیں گے۔(۱۷) غلام آزاد کرنے سے زیادہ اجر لیں گے۔(۱۸) ان کے ٹیڑھے کام درست ہوں گے۔(۱۹) آپس میں محبتیں بڑھیں گی جو ہر خیر وخوبی کی مُتّبِع (یعنی پیروی کرتی یا اس کے پیچھے پیچھے چلی آتی) ہیں۔(۲۰) تھوڑے صَرف میں بہت کا پیٹ بھرے گا کہ تنہا کھاتے تو دونا اُٹھتا۔(۲۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور درجے بلند ہوں گے۔(۲۲) مولیٰ تبارک وتعالیٰ ملائکہ سے ان کے ساتھ مباہات (فخر) فرمائیگا۔(۲۳) روزِ قیامت دوزخ سے امان میں رہیں گے، آتشِ دوزخ ان پر حرام ہو گی۔(۲۴) آخرت میں احسانِ الٰہی سے بہرہ مند ہوں گے کہ نہایتِ مقاصد وغایتِ مرادات ہے۔ (۲۵) خدا عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو اس مبارک گروہ میں ہوں گے جو حضور پُرنور، سیدِ عالَم، سرورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعلِ اقدس کے تَصَدُّق (صدقے) میں سب سے پہلے داخلِ جنّت ہو گا۔

(فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۱۵۲)

لنگرِ رضویہ میں حصہ لیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ملک و بیرونِ ملک ہر سال ہزاروں عاشقانِ رسول پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے اِعتکاف کی سعادت حاصل کرتے ہیں، ان عاشقانِ رسول کے لیے **"لنگرِ رضویہ"** (سحری وافطاری) کا بہت بڑا اِنتظام کیا جاتا ہے تا کہ یہ عاشقانِ رسول دِلجمعی کے ساتھ علمِ دین کے مدنی حلقوں اور مدنی مذاکروں میں بھرپور توجہ کے ساتھ شرکت کر سکیں۔ لنگرِ رَضویہ کی مد میں کروڑوں روپے کے اخراجات ہوتے ہیں، اس کارِ خیر میں بھی کئی عاشقانِ رسول اپنا حصہ شامل کرتے ہیں، اس سال بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ملک و بیرونِ ملک

سینکڑوں مقامات پر **پورے ماہ اور آخری عشرے** کا اعتکاف ہو گا، جس میں ہزاروں عاشقانِ رمضان، ماہِ رمضان کی مبارک ساعتوں سے برکتیں لُوٹنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ تمام عاشقانِ رسول رضائے اِلٰہی اور دیگر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ **"لنگرِ رضویہ"** کی مد میں اپنا حصہ شامل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ستائیسویں (27 ویں) شب ہے اور کل ستائیسویں کا دن ہو گا، اس دن یعنی 27 رجب کے روزے کی بہت زِیادہ فضلیت ہے، چنانچہ

100 سال کے روزوں کا ثواب

اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذِیشان ہے: "رجب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو قیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے **100 سال کے روزے رکھے، 100 برس کی شب بیداری کی اور یہ رجب کی 27 تاریخ ہے۔**" (شُعَبُ الْاِیْمَان ج۳ص۳۷۴حدیث۳۸۱۱)

60 مہینوں کا ثواب

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ستّائیسویں رَجَب کا جو کوئی روزہ رکھے، اللہ کریم اُس کیلئے ساٹھ (60) مہینے کے روزوں کا ثواب لکھے۔ (فَضائِلُ شَھْرِ رَجَب، لِلخَلّال، ص۱۰) (کفن کی واپسی، ص8)

عنقریب ماہِ شعبانُ المعظم کی آمد ہونے والی ہے، اس ماہِ مبارک کے روزوں کے بھی بہت زیادہ فضائل ہیں، چنانچہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، **فیض گنجینہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا

فرمانِ عظمت نشان ہے: ”(رَمَضان کے بعد) سب سے افضل شَعبان کے روزے ہیں، تعظیمِ رَمَضان کیلئے۔“ (شُعَبُ الایمان، ج3، ص377، حدیث3819)

اُمّ المُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایَت ہے، ”حُضورِ انور، شافِعِ مَحشر، مدینے کے تاجور، بِاِذنِ ربِّ اکبر، غیبوں سے باخبر، محبوبِ داوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پُورے شَعبان کے روزے رکھا کرتے تھے۔“ فرماتی ہیں: میں نے عرض کی، ”یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا سب مہینوں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ شَعبان کے روزے رکھنا ہے؟“ تو شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کریم اِس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وقتِ رُخصت آئے اور میں روزہ دار ہوں۔“

(مُسندِ ابویعلٰی، ج۴، ص277، حدیث4890)

اللہ پاک ہمیں معراج کے دولہا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے کل کا نفل روزہ رکھنے، شعبان اور پھر ماہِ رمضان کے سارے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، کاش! ہم پورے ماہِ رمضان کا یا آخری عشرے کا اعتکاف کرنے میں کامیاب ہو جائیں، کاش! اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ خوب خوب مدنی عطیات جمع کرنے کی توفیق مل جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی

اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا　　جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے چھینکنے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ چنانچہ ☆ دو فرامین مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (1) اللہ پاک کو چھینک پسند ہے اور جماہی نا پسند۔ (بُخارِی، ۱۶۳/۴، حدیث: ۶۲۲۶) (2) جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ پاک تجھ پر رَحم فرمائے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر، ۳۵۸/۱۱، حدیث: ۱۲۲۸۴) ☆ چھینک کے وَقت سر جھکایئے، منہ چُھپایئے اور آواز آہستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۶۸۴/۹) ☆ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہئے (خزائنُ العرفان صَفْحَہ 3 پر طحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے) بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ☆ سُننے والے پر واجب ہے کہ فوراً یَرْحَمُکَ اللہ (یعنی اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔ (بہارِ شریعت، جلد ۳ حصہ ۱۶، ص ۴۷۶) ☆ جواب سن کر چھینکنے والا کہے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے: یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ پاک تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے)۔ (عالمگیری، ۳۲۶/۵) ☆ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ (مرآۃُ المناجیح، ۳۹۶/۶) ☆ حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے

---

1 ...مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۵۵/۱، حدیث: ۱۷۵

ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مبتلا نہیں ہو گا۔(مرقاۃ المفاتیح،۸/۴۹۹،تحت الحدیث: ۴۷۳۹) ☆ چھینکنے والے کو چاہئے کہ زور سے حمد کہے تا کہ کوئی سنے اور جواب دے۔(ردالمحتار، ۹/۶۸۴) ☆ چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجِب ہے، دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجِب نہیں بلکہ مُستَحَب ہے۔ (عالمگیری، ۵/۳۲۶) ☆ جواب اس صورت میں واجب ہو گا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حمد نہ کرے تو جواب نہیں۔(بہار شریعت، جلد۳ حصہ ۱۶، ص۴۷۷) ☆ کئی اسلامی بھائی موجود ہوں تو بعض حاضِرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہو گا مگر بہتر یہی ہے کہ سارے جواب دیں۔

(ردالمحتار، ۹/۶۸۴)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"**، اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد